ہنگری کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک ہنگری (hungary) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ہنگری سے امسال 10 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کیلئے آیا تھا۔

🏵...... **وفد کے ایک ممبر Suresh Chaudhary صاحب تھے۔** موصوف "Panorama Vilagklub India Tarsklub" کے سربراہ ہیں اور بزنس کرتے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ وہ ایک لمبے عرصہ سے ہنگری میں مقیم تھے۔ چند سال قبل ہنگری کے معاشی حالات خراب ہونے پر واپس بھارت چلے گئے۔ پھر دنیا کے دیگر ممالک بشمول امریکہ سے پھرتے پھراتے واپس ہنگری آ گئے۔ بھارتی شہریوں کی ایک سوسائٹی واقع بداپسٹ ہنگری کے سرگرم رکن تھے۔ اب سربراہ بنادیے گئے ہیں۔ ایک احمدی دوست کے توسط سے ان سے رابطہ ہوا اور امسال جلسہ پر آنے کا موقع ملا۔

موصوف نے بتایا کہ میں نے بڑی دلچسپی سے سارے پروگرام دیکھے۔ خصوصاً حضور انور کے خطابات بڑے شوق سے سنے۔ حضور انور کی شخصیت سے خاص متاثر ہوا ہوں۔ دن کو جلسہ میں شامل ہوتا اور رات کو ہوٹل واپس جا کر انٹرنیٹ پر جماعت کے متعلق مواد تلاش کر کے پڑھتا رہتا۔ انڈیا میں اپنے رشتہ داروں کو ساری روئیداد بتاتا رہتا کہ جلسہ میں کیا کیا دیکھا ہے۔

موصوف نے کہا کہ اتنے بڑے منظم، پُرامن مسلم اجتماع میں شرکت کا پہلا موقع تھا جو میرے لئے خاص متاثر کن تھا۔ خاص کر یورپین مختلف اقوام کا ایک چھت کے نیچے مل بیٹھ کر بڑے دوستانہ ماحول بلکہ ایک فیملی کے ماحول میں مختلف پروگراموں میں حصہ لینا میرے لئے خاص کر حیران کُن امر تھا۔ جماعت کی مہمان نوازی نے بہت اثر کیا۔ جلسہ گاہ میں بچوں کا پانی پلانا میرے لئے دل کو چھو لینے والا لمحہ تھا۔

احمدیوں کی حضور سے محبت نے بھی خاص اثر کیا۔ کہنے لگے جو پرانے لوگوں کی باتیں ہیں کہ وہ بہت بڑے ریفارمر کر گئے۔ آپ لوگ وہی عظیم مقصد حاصل کر رہے ہیں۔ حضور انور حقیقتاً ایک بہت بڑے ریفارمر ہیں۔

موصوف نے کہا میرے لئے یہاں کی حسین یادیں ایک سرمایہ ہے۔ میں اپنے عزیزوں اور ملنے والوں کو یہاں کی باتیں ضرور بتاؤں گا۔ بلکہ بہت کچھ تو میں انڈیا میں اپنے عزیزوں کو بتا بھی چکا ہوں۔ ہنگری میں اگر کوئی اسلام کے بارے میں کہے گا تو میں بتاؤں گا کہ صرف میڈیا کی باتوں پر نہ جاؤ میں خود سب کچھ دیکھ آیا ہوں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے سچا اسلام دیکھا ہے اور محبت پیار اور بھائی چارا دیکھا ہے۔ ایک بالکل اور ہی ماحول تھا۔

حضور انور نے دورانِ ملاقات فرمایا کہ یہی تو سچا اسلام ہے جو ہم دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ آپ نے جو دیکھا ہے اس کو آگے بھی پھیلائیں۔ پچاس سے زائد قوموں کے لوگ اس جلسہ میں شامل تھے۔ سب ایک ہی رنگ میں رنگین تھے۔

🏵...... **وفد کی ایک خاتون ممبر Dorottya Milkos** صاحبہ نے بتایا کہ اُس نے رشیا سے ماسٹرز کی ڈگری کرنے کے بعد ہنگری اپنے وطن میں ٹیچر کے طور پر کام کا آغاز کیا مگر اساتذہ کے کم مشاہرے اور دوسرے مسائل کے باعث انٹرنیشنل کمپنی DHL میں Co-ordinator کے طور پر کام شروع کیا۔ اپنی مادری زبان ہنگرین کے علاوہ رشین اور انگریزی پر بھی عبور رکھتی ہیں۔ جلسہ پر جانے سے سخت گھبرا رہی تھیں۔ والدین اور بھائی نے بھی جانے کی سخت مخالفت کی۔ بڑی مشکل سے ایک سہیلی کے ہمراہ جانے پر راضی ہوئی۔ چنانچہ اپنی دوست کے ساتھ آنے کا پروگرام بنایا۔ عین وقت پر اسی دوست نے معذرت کر لی۔ یہ لمحہ میرے لئے خاصا پریشان کن تھا۔ بہرحال خدا کے فضل سے Dorottya Milkos صاحبہ ثابت قدم رہیں اور جلسہ پر آ گئیں۔ کہنے لگیں کہ جلسہ کے دوسرے دن لجنہ کی مارکی میں حضور کا خطاب سننے کے لئے گئی تو وہاں دیکھا کہ سب بہنوں کی طرح پیش آ رہی تھیں۔ ہر ایک محبت و پیار سے مل رہا ہے۔

موصوفہ حضور انور سے ملاقات کیلئے ہنگری سے ہاتھ کا بنا ہوا ایک souvenir ساتھ لے کر آئی تھیں۔ نیز جلسہ کے لئے ایک سکارف اور قدرے لمبی قمیص بھی خریدی اور السلام علیکم کہنے کی مشق بھی کی۔

دوران ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا آپ کو یقین تھا کہ مجھ سے ملاقات ہوگی؟ کہنے لگیں کہ مجھے یقین تھا۔ اسی لئے یہ تحفہ آپ کے لئے لے کر آئی ہوں۔

حضور انور سے کہنے لگیں کہ میڈیا پر اسلام کے بارہ میں جو کچھ بتایا جاتا ہے یہ سب کچھ اس سے بالکل مختلف ہے۔ اور اسلام کی ایک واضح خوبصورت تصویر دکھانے پر میں آپ سب کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میرے بہت سے سوالات تھے جن کے جوابات مجھے اس جلسہ میں مل گئے ہیں۔ یہ جلسہ میرے لئے ایک روحانی تجربہ تھا اور بہت زیادہ آرگنائزڈ تھا۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے اسلام کی صحیح تصویر دیکھی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کی غلط فہمیاں جلسہ نے دور کر دی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیت کا کردار ہر جگہ ایک جیسا ہے۔ خواہ وہ یورپین ہوں، پاکستانی ہوں، انڈین، افریقن یا پھر امریکن ہوں ہر جگہ ایک ہی کردار اور behaviour ہے۔ یہاں جلسہ کے موقع پر پچاس سے زائد nationalities کے لوگ موجود تھے۔ سب کا کردار ایک جیسا تھا۔ یہ سب اسلام کی اُس سچی تعلیم کی وجہ سے ہے جو کمیونٹی کے ممبران کو دی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ آپ کو پکا اور باعمل احمدی بنائے۔ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کریں۔ قرآن کریم پڑھیں۔ اگر عربی ٹیکسٹ پڑھنا نہیں آتا تو عربی ٹیکسٹ (text) پڑھنا سیکھیں اور فی الحال ترجمہ پڑھیں اور اس کے معانی سمجھیں۔ ترجمہ کا جو بھی ورژن (version) موجود ہے وہ پڑھیں۔ اگر سمجھ نہ آئے تو اپنے مبلغ سے پوچھیں۔ بعض دفعہ جو دوسرے تراجم ہیں ان میں الفاظ کا ترجمہ پوری طرح صحیح حق ادا نہیں کرتا اور بعض دفعہ ترجمہ الفاظ کے اصل اور حقیقی معنوں سے ہٹ کر ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **مبلغ سلسلہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اسے جلدی مکمل کریں۔**

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں ہنگیرین زبان میں تراجم اب جلد کرنے پڑیں گے۔

وفد کے ایک ممبر Kiss Nandor صاحب تھے جو ہنگری کے دارالحکومت بداپسٹ کے قریب واقع ایک چھوٹے شہر Godollo میں قائم ایک یونیورسٹی میں ٹیکنیکل انجینئرنگ کے طالب علم ہیں۔ دو سال قبل ان کے بڑے بھائی Kiss Zoltan صاحب جلسہ پر آئے تھے۔

ہنگری کے مبلغ سلسلہ مکرم عطاء الوحید صاحب نے بتایا کہ احمدیت اور جلسہ کے بارہ میں موصوف نے اپنے بڑے بھائی سے سن رکھا تھا اور خواہش بھی رکھتے تھے کہ خود دیکھیں۔ امسال خاکسار نے ان کو دعوت دی تو بخوشی چلنے کے لئے تیار ہو گئے۔

🏵...... موصوف نے بتایا کہ وہ جلسے کے اکثر پروگراموں میں شامل ہوئے اور حضور انور کے خطابات خاص اہتمام سے سنے۔ اسلام کے بارہ میں تفصیلی تعارف حاصل ہوا۔ جلسہ کی مہمان نوازی سے بہت خوش ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جلسہ کا ماحول انتہائی غیر معمولی ماحول تھا۔ جلسہ کے انتظام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔

🏵...... **وفد کے ایک ممبر Mirgray Adam صاحب تھے** جو ہنگری اور سربیا کے بارڈر پر واقع ایک شہر Szeged جو کہ دارالحکومت سے تقریباً دو سو کلومیٹر دور ہے، کے رہائشی ہیں۔ چند سال قبل یہ مسلمان ہوگئے۔ ہمارے ایک احمدی دوست سلیمان صاحب آف موریطانیہ کے توسط سے ان سے رابطہ قائم ہوا۔ جب ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا تو جماعت کو قریب سے دیکھنے کے اشتیاق میں جلسہ کی دعوت قبول کر لی اور جلسہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آئے۔

موصوف نے بتایا کہ میں جلسہ کے کافی پروگراموں شامل ہوا ہوں۔ مجھ پر حضور انور کے خطابات اور جلسہ کے پروگراموں کا گہرا اثر ہوا ہے۔

مبلغ سلسلہ نے ان کے بارہ میں بتایا کہ جلسہ کے دوسرے ہی دن جماعت میں شمولیت کے بارہ میں دریافت کرنے لگے۔ خاکسار نے ان کو بنیادی ضروری معلومات دیں۔ نیز شرائط بیعت اور خلافت کی اطاعت کے بارہ میں بتایا۔ نیز ان کو بیعت فارم مہیا کیا۔ جلسہ کے تیسرے دن بہت شدت سے بیعت فارم قبول کرنے پر اصرار کرتے رہے۔

کہتے ہیں کہ خاکسار کو علم نہیں تھا کہ آج مردوں کے ہال میں حضور انور نومبائعین سے بیعت لینے والے ہیں۔ جس وقت آدم صاحب بیعت کا کہہ رہے تھے اس وقت مین ہال میں تقریب بیعت کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ مہمانوں کے کھانے کے ہال میں کسی نے ذکر کیا کہ بیعت کے لئے چلیں۔ بس پھر تو ان کی خوشی دیدنی تھی۔ کہنے لگے میں دل سے احمدی ہوں۔

الحمدللہ جلسہ کے تیسرے دن بیعت کر کے سلسلہ حقہ اسلامیہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئے۔

ملاقات کے دوران جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ وہ احمدی کیوں ہوئے ہیں؟ یا کیا چیز دیکھ کر احمدی ہوئے ہیں تو کہنے لگے کہ جب میں نے جلسہ میں جماعت کو دیکھا اور جمعہ پڑھا تو میرے دل نے کہا کہ مجھے یہاں ہونا چاہئے اور بس پھر میں نہ رک سکا۔ میرے پاس بیان کرنے کے لئے مزید الفاظ نہیں ہیں۔ یہ بیان کرتے ہوئے ان پر کپکپی کی کیفیت طاری تھی۔

🏵...... **وفد کے ایک اور ممبر Shon Daniel** صاحب تھے۔ موصوف Migray Adam صاحب کے عزیز ہیں۔ یہ بھی ہنگری اور سربیا کے بارڈر پر واقع شہر Szeged کے رہائشی ہیں۔ چند سال قبل انہوں نے بھی اسلام قبول کیا تھا۔ جب ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا

تو جماعت کوقریب سے دیکھنے کے اشتیاق میں جلسہ میں شمولیت کے لئے آگئے۔

انہوں نے بتایا کہ میں نے جلسہ کے تیسرے دن بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔الحمدللہ

حضور انور نے جب ان سے احمدیت کوقبول کرنے کی وجہ دریافت فرمائی تو کہنے لگے کہ چند سال قبل ایک دوست کے ساتھ مسلمانوں کے ایک نماز سینٹر میں بجلی کا کام ملا۔ کچھ عرصہ مسلمانوں کے قریب رہنے کی وجہ سے اسلام سے مانوس ہوا اور سُنّی مسلمان ہوگیا۔ کچھ عرصہ بعد جب دل کوسکون نہ ملا اور مسلمانوں کے اماموں کا رویہ دیکھا تو خاصّہ دلبرداشتہ ہوا۔ مگر سمجھ نہ آئی کہ اس کا کیا حل ہے؟ جماعت سے جلسہ میں تعارف کے بعد حقیقی اخوت اور آپس کے پیار محبت کے تعلق نے اثر کیا اور جماعت میں شمولیت اختیار کرلی اور کہا کہ یہ وہ جگہ ہے جس کی تلاش میں میں مسلمان ہوا تھا۔ میں نے زندگی میں پہلی دفعہ اتنے زیادہ لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی ہے۔ بہت اچھا تجربہ تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں نومبایعین سے فرمایا کہ اب جو پیغام آپ کوملا ہے اس کوخود بھی سیکھیں۔ جوبھی ہنگرین ترجمۃ القرآن مارکیٹ میں دستیاب ہے اس سے استفادہ کریں۔ براہِ راست عربی پڑھنی بھی سیکھیں اور ترجمہ بھی پڑھیں اور جس جگہ سمجھ نہ آئے اپنے مبلغ سے پوچھیں۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر مبلغ سلسلہ کو ہدایت فرمائی کہ **ہنگرین زبان میں** لٹریچر مہیا کرنے کے کام کوتیز کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف بیعت کرلی اور جاکر بھول گئے تو یہ کافی نہیں۔ اپنے علم میں اضافہ کریں اور جوآپ نے دیکھا ہے اس کو جاکر اور لوگوں کوبھی بتائیں۔ تبھی بیعت کی حقیقی غرض پوری ہوگی۔

❁...... ہنگری سے آنے والے ایک احمدی نوجوان احمد عمر صاحب نے بتایا کہ ہنگری میں لمبا عرصہ کے بعد کیس پاس ہوا ہے اور پہلا سفر جلسہ میں شمولیت کی نیک غرض سے کیا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب وہیں رہیں اور جماعت بنائیں۔ اگر ملک چھوڑنا ہے اور کہیں اور جانا ہے تو دس بیعتیں کرواکر جائیں۔

اس پر موصوف نے کہا کہ میں ہنگری کے معاشی حالات کی وجہ سے تنگ آکر جرمنی جاکر بسنے کا ارادہ کرچکا تھا۔ اب حضور انور کے ارشاد کے بعد ساری پلاننگ ختم۔ اب توفاقے بھی کرنے پڑے تب بھی ہنگری نہیں چھوڑوں گا۔

ایک اور احمدی نوجوان بھی ہنگری سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آئے اور اس وفد کے ممبر تھے۔

ہنگری کے اس وفد کی حضور انور سے یہ ملاقات ایک بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ باری باری تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔